السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک اہل حدیث عالم بریلویوں کو مشرک قراردیتے ہیں جب کہ دوسرے کا کہنا تھا کہ ان کو مشرک یا کافر نہیں کہنا چاہیے اب ہم ان کے بارے میں کیا عقیدہ رکھیں کہ اگر ان کو کافر سمجھیں اور واقعتاً یہ مسلمان ہوں تو یہ کفر ہمارے اوپر لوٹے گا (کفر اصغر) اوراگر ان کو مسلمان سمجھیں اور واقعتاً عند اللہ یہ مسلمان نہ ہوں تو اس صورت میں ایک کافر کی تکفیر نہ کرنا بذات خود (کفر اصغر) ہے جب کہ ایک اعتدال کی راہ یہ ہے کہ ان کے بارے میں فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ ہی بہتر جاننے والا ہے ہم ان کے کافر یا مسلمان ہونے کے بارے کوئی اقرار یا انکار نہیں کرتے اس کے بارے میں راہنمائی فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل یہ ہے کہ ہر گروہ بلاتعصب کتاب وسنت کے بیان کردہ عقیدہ کی بنیاد پر کھنا چاہیے جو اس سے بھٹکا ہوا نظر آئے اس کے مناسب حال اس پر فتوی لگے گا چاہے کوئی بریلوی ہو یا اس کا غیر غور فرمائیے! جب ان لوگوں کے مشرکانہ بدعیہ کفریہ عقائد باطلہ بلابحث وتکرار سب کے ہاں معروف ہیں تو یقیناً اس کے مطابق ہی ان کو صلہ ملنا چاہیے سعودی عرب کی بحث وفتوی کی دائمی کمیٹی سے کسی نے بریلوی عقائد کے متعلق سوال کیا تو سوال (کیا تو جواباً انہوں نے کہا اکثر ویشتریہ وبدعی صفات ہیں جو توحید اللہ اور منزل من اللہ کتب کے متناقض ہیں ایسی صفات سے متصف امام کی اقتداء میں نماز پڑھنی جائز نہیں ملاحظہ ہو۔ (مجلة البحوث الاسلمیہ شمارہ 36

حتی غلط وباطل عقائد پر سکوت کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں ہاں البتہ یہ ضروری ہے کہ انداز حکیمانہ ہو جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے مامور من اللہ تھے۔

ادعُ إِلىٰ سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ ۖ وَجٰدِلهُم بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعلَمُ بِالمُهتَدينَ ١٢٥ ... سورة النحل

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص501

محدث فتویٰ